احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 9 اپریل 2004ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 9 اپریل 2004ء 18 صفر 1425 ہجری - 9 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 76

میں خدا سے ڈرتا ہوں

63ھ میں یزید نے مدینہ پر حملہ کیا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ مدینہ کی بے حرمتی کا منظر دیکھ کر ایک پہاڑ کی کھوہ میں چلے گئے مگر ایک دشمن وہاں بھی آ گیا اور انہیں قتل کرنے کیلئے تلوار بلند کی مگر انہوں نے وہ آیت پڑھی جو آدم کے مقتول بیٹے نے دوسرے کے سامنے پڑھی تھی کہ اگر تو نے مجھے قتل کرنے کیلئے ہاتھ بڑھایا تو میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ یہ سن کر وہ شخص وہاں سے چلا گیا۔

(تاریخ طبری جلد 3 ص 357 حالات 63ھ)

حضور انور کا خطبہ جمعہ بینن سے 5 بجے شام نشر ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ آئندہ سے پاکستانی وقت کے مطابق 5 بجے شام نشر ہوا کرے گا۔ مورخہ 9 اپریل 2004ء کو حضور انور کا خطبہ جمعہ مغربی افریقہ کے ملک بینن سے 5 بجے شام براہ راست نشر ہوگا۔

(نائب ناظر اشاعت برائے سمعی بصری)

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرت کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے

باقی صفحہ 8 پر

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر کرتے ہیں:

حافظ غلام محی الدین مرحوم بھیرہ کے باشندہ تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے رضاعی بھائی تھے حضرت مولوی صاحب کے ساتھ ہی قادیان میں آ گئے اور آپ کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے۔

حافظ صاحب جلد سازی کا کام کیا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کی ڈاک لایا کرتے تھے۔ اور ڈاک لے بھی جایا کرتے تھے۔ چونکہ ڈاک خانہ میں وہی جایا کرتے تھے اس لئے دوسرے اکثر دوستوں کے خطوط لے آتے اور جب ڈاک میں ڈالنے کو جاتے تو لے بھی جاتے۔ اس وقت ڈاک خانہ معمولی ایک برانچ آفس تھا اور کوئی لیٹر بکس شہر میں نہیں رکھا ہوا تھا خصوصیت کے ساتھ وہ اس کام کو حضرت مسیح موعود کی خدمت یقین کر کے کرتے تھے۔

پنڈت لیکھرام کی پیش گوئی جب پوری ہوئی اور وہ لاہور میں قتل ہو گیا تو اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کی خانہ تلاشی بھی ہوئی۔ یہ تلاشی بجائے خود ایک نشان تھا۔ اسی سلسلہ میں حافظ غلام محی الدین صاحب کے حجرہ کی بھی تلاشی ہوگئی اس تلاشی میں بہت سے خطوط تو ایسے برآمد ہوئے جو ابھی حضرت مسیح موعود کے پاس نہیں پہنچے تھے اور بہت سے ایسے نکلے تھے جو ابھی ڈاک خانہ میں ڈالے نہ گئے تھے۔ بات یہ تھی کہ حافظ صاحب ڈاک لاتے تو اپنے حجرہ میں بیٹھ کر سارٹ کرتے اسی حالت میں بعض خطوط رکھ دئے گئے اور ان کا اٹھانا یاد نہ رہا۔ اسی طرح کوئی آیا اور خط دے گیا کہ ڈاک خانہ میں ڈلنا ہے اور وہ بھول گئے غرض اس طرح پر بہت سے خطوط ان کے حجرہ سے نکلے جو نہ تو تقسیم ہوئے تھے اور نہ ڈاک میں ڈالے گئے تھے۔ حضرت اقدس کو اطلاع ہوئی اور اسی وقت اس کا علم ہو جانا لازمی تھا۔ کیونکہ ان کے حجرہ کی تلاشی ہو رہی تھی پولیس کو یہ خیال تھا کہ کوئی خط و کتابت پائی جاوے جس سے اس قتل کا تعلق ہو اور حافظ صاحب چونکہ ایک قسم کے پوسٹ ماسٹر بنے ہوئے تھے اس لئے ان کے کاغذات کو دیکھا گیا تھا۔

غرض جب حضرت مسیح موعود کو علم ہوا اور وہ خطوط بھی پیش ہوئے تو آپ نے حافظ صاحب سے ہنستے ہوئے پوچھا کہ "حافظ جی! یہ خط رکھنے کے لئے تو نہیں دیئے گئے تھے اگر آج یہ نہ دیکھے جاتے تو پتہ بھی نہ لگتا اور ہم سمجھتے رہتے کہ خط لکھ دیا ہوا ہے ادھر دوسرے لوگ سمجھتے کہ ہم خط لکھ چکے ہیں خیر جو ہو گیا اچھا ہو گیا مصلحت الٰہی یہی ہوگی۔"

حافظ صاحب بیچارے شرمندہ اور نادم تھے مگر حضرت نے اس سے زیادہ نہ کچھ کہا اور نہ پھر کبھی ذکر ہی کیا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا تھا۔ اور نہ ان کو اس ڈاک کے کام سے معزول کیا بلکہ وہی ہمیشہ جب تک زندہ رہے اور کام کرنے کے قابل رہے ڈاک خانہ سے جا کر ڈاک لاتے اور حضرت مسیح موعود کے اپنے دیئے ہوئے خطوط ڈاک خانہ میں جا کر پوسٹ کرتے۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود از یعقوب علی عرفانی ص 110)

تیرا سفر ہو باعث رحمت خدا کرے

تیرا سفر ہو باعث رحمت خدا کرے
ہو لمحہ لمحہ ساعتِ نصرت خدا کرے
سایہ فگن ہو نصرت مولیٰ قدم قدم
"ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے"
مشکل کوئی بنے نہ کسی جا بھی سدّ راہ
ہر حال میں تمہاری اعانت خدا کرے
دنیا بگوش ہوش سنے تیری بات کو
اترے دلوں میں تیری نصیحت خدا کرے
رغبت دلوں میں پیدا ہو .... کی طرف
دیکھے فلک یہ شانِ وضاحت خدا کرے
دنیا سمٹ کے آئے یوں قدموں تلے ترے
ظاہر ہو تجھ سے ایسی کرامت خدا کرے
فتح و ظفر سے تیرا علم سر بلند ہو
ہر گام پہ ملے تمہیں رفعت خدا کرے
"تم ہو خدا کے ساتھ، خدا ہو تمہارے ساتھ"
ہر دم نصیب اپنی معیت خدا کرے
مست مئے وفا ہے عطاء المجیب بھی
بڑھتی رہے وفا کی یہ دولت خدا کرے

عطاء المجیب راشد

نظامِ وصیت

یہ تخت و تاج یہ دولت سرا یہ جاہ و جلال
تجھے خبر ہے کہ تیرے نہیں یہ مال و منال
جو تو خدا کا بنے تو خدائی تیری ہے
نہیں تو تیرے لئے تیری زندگی بھی وبال
سراپا عشق نہیں ہے اگر تری ہستی
خیال خام ہے تیری یہ آرزوئے وصال
یہ دیکھ موت سے آگے مقام ہیں کیا کیا
نہیں ہے موت اگر تیری زندگی کا مآل
نہ ہو گی جب ترے ہاتھوں میں آرزو کی لگام
رہے گا تا بہ قیامت دراز دست سوال
خدا کی راہ میں ذلت سے تو جو ہو ترساں
تو آبرو کی تمنا ہے اک فریب خیال
دیار عشق کی راتیں جنوں سے روشن ہیں
نگاہ شوق ذرا حلقۂ خرد سے نکال
وہ لذتیں ہیں جو پچھلے پہر کے رونے میں
سمجھ سکے گا کسی درد مند دل کا ابال
جہاں نظام وصیت کا منتظر ہے تمام
بہت قریب ہے تہذیب حاضرہ کا زوال

عبدالمنان ناہید

وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو بھی سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔" (الفضل 31 دسمبر 1959ء)

(ناظم مال وقف جدید)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے اشتہارات کے نرخ

سائز	5 اشاعتیں	13 اشاعتیں	26 اشاعتیں	52 اشاعتیں
70mm X120	42.10 پونڈ	37.60 پونڈ	32.90 پونڈ	28.20 پونڈ
165 X120	84.60 پونڈ	75.20 پونڈ	65.80 پونڈ	56.40 پونڈ
60 X 60	21.15 پونڈ	18.80 پونڈ	16.45 پونڈ	14.40 پونڈ
50 X 120	31.73 پونڈ	28.20 پونڈ	19.74 پونڈ	16.92 پونڈ
90 X 120	52.88 پونڈ	47.00 پونڈ	41.13 پونڈ	35.75 پونڈ

(ناظر اشاعت ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

نظام وصیت کی برکات

مرسلہ: نظارت بہشتی مقبرہ

سیدنا حضرت مسیح موعود نے الٰہی منشاء اور راہنمائی کے تحت جماعت احمدیہ میں وصیت کے نظام کی بنیاد 1905ء میں رکھی تھی۔ جس پر اب صدی پوری ہو رہی ہے۔ اور آئندہ سال سے انشاء اللہ دوسری صدی کی ابتداء ہو جائے گی۔ اس نہایت بابرکت نظام کو سمجھنے کے لئے بعض بنیادی اور اہم پہلو ہیں جن کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے اور جن کو سمجھے اور اپنائے بغیر نظام وصیت کی برکات سے متمتع ہونا ممکن نہیں رہتا۔

ہر انسان کو بلا استثناء زندگی میں دو چیزوں کی زیادہ خواہش اور تمنا ہوتی ہے۔ اول اولاد، دوئم مال اور انسانی تجربہ اس پر شاہد ہے کہ یہ دونوں چیزیں یعنی مال اور اولاد انسان کے لئے بیک وقت بابرکت اور مفید بھی ہیں اور انتہائی آزمائش اور فتنے کا باعث بھی ہوتی ہیں۔ ہر انسان کی زندگی بھر انہیں دو چیزوں کے حصول کے لئے محنت اور کوشش کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ لیکن ان دونوں پلڑوں کو اعتدال اور توازن کے دائرے میں رکھنا آسان کام نہیں کہ ہر انسان کامیاب ہو۔ بلکہ انسانی زندگی کا مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کی راہنمائی اور نصرت و حفاظت نہ ہو۔ ہر انسان کے لئے یہ دونوں چیزیں امتحان ابتلاء اور کڑی آزمائش کا باعث بنی رہتی ہیں۔ دنیا بھر میں جس قدر فتنے اور فساد ہر آن انسانی معاشرہ کو پیش آتے رہتے ہیں۔ ان کے پس پردہ انہیں دو چیزوں کا عمل دخل ایک حقیقت ہے جس سے انکار یا اختلاف قطعاً ممکن نہیں۔ اختلاف یا جھگڑا دو افراد میں ہو یا دو خاندانوں میں، دو ملکوں میں ہو یا دو طاقتوں میں، وہ طاقتیں مقامی ہوں یا علاقائی، ملکی ہوں یا بین الاقوامی، ہر جگہ ہر سطح پر فتنہ فساد کے یہی دو عوامل ہیں اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان دونوں کو یعنی مال اور اولاد کو فتنہ اور ابتلاء کا موجب قرار دیا ہے۔ اور آج دنیا بھر میں ہر انسان ان دونوں کے حصول کے لئے اس حد تک آگے نکل چکا ہے کہ مال اور اولاد و بلاشبہ اس کے لئے ابتلاء بلکہ امن و سکون کو برباد کرنے کا ذریعہ بن چکے ہیں۔ اور آج کا دور ماضی کے مقابلہ میں زیادہ فساد اور تباہی کی لپیٹ میں آیا پڑا ہے۔ ایسے وقت میں ہر دل کی یہ تمنا اور تڑپ ہے کہ اسے امن اور سکون کی فضا نصیب ہو۔ لیکن ایسا امن اور سکون محض انسانی کاوشوں سے ممکن نہیں ہوا کرتا۔ جب تک خالق کائنات کی طرف سے حقیقی امن اور سکون کی فضاء کا اہتمام نہ ہو۔ لیکن انسان کی مشکل یا بدنصیبی یہ ہے کہ یہی دونوں چیزیں یعنی مال اور اولاد ہی اسے خالق حقیقی سے دور لئے جا رہی ہیں۔ اور انسان ایسے موڑ پہ پہنچا ہوا ہے کہ جہاں اسے یہ فیصلہ کرنا کٹھن ناگزیر ہو چکا ہے کہ وہ مال اور اولاد کا رشتہ نبھائے یا اپنے رحیم و کریم پروردگار کا وفادار بندہ بنے۔ ایسے کڑے امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کی آغوش میں پناہ عطا کر رکھی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جن برکات سے ہمیں نوازا ہے۔ ان میں ایک نہایت بابرکت نظام وصیت بھی ہے۔ جس پر اب صدی پوری ہو رہی ہے۔ اور اس کی بہت سی برکات سے احمدی افراد فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اور وقت گزرنے کے ساتھ یہ نظام بفضلہ تعالیٰ ساری دنیا میں استحکام حاصل کرلے گا۔ نظام وصیت کے چند اہم اور بنیادی امور کا یہاں ذکر قارئین کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

1۔ وصیت کا نظام محض خدا تعالیٰ کی عطاء ہے۔ اس میں کسی انسانی کوشش یا کاوش کا قطعاً کوئی دخل نہیں اور نہ ہی کسی نفسانی خواہش یا دنیوی غرض سے انسان اس نظام میں داخل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو۔ تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا“

پس ہر احمدی کے لئے ضروری اور لازمی امر یہ ہے کہ زندگی کے ہر مرحلہ پر نفسانیت سے کلیۃً بیزار اور دست بردار ہو کر اور محض اپنے رحیم و کریم پروردگار کی رضا جوئی کے لئے ہر قدم اٹھائے۔ اور وصیت کے نظام میں شمولیت کی سعادت پانا بھی دراصل اسی اصول پر موقوف ہے کہ دنیا طلبی اور نفس پرستی کے چنگل سے انسان باہر نکلے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اس کا مقصد وحید ہو۔ لیکن جب تک نفس کی ملونی سے انسان کام لیتا رہے گا۔ وصیت کی توفیق اور سعادت کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔ پس وصیت کے مبارک نظام میں شمولیت دراصل الٰہی آستانہ پر دستک دینا ہے لیکن وہ دستک کہ جس میں غیر اللہ کا شائبہ یا تصور قریب نہ آئے۔ اور بڑا ہی خوش قسمت وہ احمدی ہوگا جسے اس مبارک نظام وصیت سے وابستگی اور شمولیت نصیب ہو جائے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے اس مبارک نظام وصیت کے اجراء سے قبل بیس پچیس سال احباب جماعت کی تعلیم و تربیت فرمائی۔ اور گویا اس مبارک نظام کے لئے الٰہی منشاء کے تابع زمین ہموار کی۔ احباب کو ذہنی و فکری طور پر دنیا کی بے ثباتی اور آستانہ الوہیت پر بندگی اور وابستگی کے لئے تیار کیا۔ اور نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے آج بھی یہی منزل ہے۔ جس پر چل نکلنے سے ایک احمدی منزل مراد کو پا سکتا ہے۔

2۔ نظام وصیت سے جب ایک احمدی بھی وابستگی اختیار کرتا اور اس مبارک نظام کو دل سے قبول کر لیتا ہے تو یہی مرحلہ مال اور اولاد کے فتنہ اور ابتلاء سے تحفظ مہیا کرنے والا ہوتا ہے موصی شخص ایک طرف اپنے محنت سے کمائے ہوئے مال سے غیر موصیوں کی نسبت زیادہ قربانی پیش کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنی قیمتی جائیداد میں سے اولاد کے حق وراثت پر وصیت کے حق کو ترجیح دیتا ہے۔ اور اس طرح وصیت کے مبارک نظام کی برکات سے متمتع ہوتا ہے۔ اور جب تک ایک احمدی خدا کے مامور کی اطاعت میں نظام وصیت سے وابستگی اختیار نہیں کرتا۔ مال اور اولاد کے فتنہ اور ابتلاء بن جانے کے امکانات ہر آن ان کے سر پہ منڈلاتے رہتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں۔ بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں“

”ایمانداری پر مہر“ سے ایک یہ معنے مراد ہیں کہ مال اور اولاد کے فتنہ سے انہیں گویا تحفظ مل گیا ہے۔ اور جو ”الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف“ اس نظام میں شمولیت نہیں کرتے۔ ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ”بلا توقف“ میں یہ اشارہ بھی ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کی آواز پر لبیک کہنے میں تاخیر جائز نہیں۔ کیا معلوم کہ زندگی کہاں تک وفا کرتی ہے۔ اور اگر زندگی کی مہلت تو مل رہی ہو لیکن مال اور اولاد کے فتنہ سے تحفظ نہ پایا۔ تو ایسی مہلت کس کام آئی۔ پس اصل سلامتی اور تحفظ نظام وصیت میں شمولیت سے ہی وابستہ ہے۔

3۔ خدا تعالیٰ کے عطا فرمودہ نظام وصیت میں شمولیت نہ کرنے کی دو بنیادی وجوہ ہوا کرتی ہیں۔

اول: یہ کہ ایک احمدی نے اس نظام میں شمولیت کے متعلق سنجیدگی سے توجہ نہیں کی ہوتی۔

دوئم: باوجود خواہش کے وصیت کی توفیق نہیں مل رہی ہوتی۔

جہاں تک پہلی وجہ کا تعلق ہے۔ ایک احمدی کی سنجیدگی کو حرکت دینے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود کا مندرجہ بالا فرمان پیش نظر رکھنا اور اس پر بلا تاخیر فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ حضور کی منشاء اس تحریر سے یہی سامنے آتی ہے۔ کہ ”اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف“ عملی قدم اٹھانا ضروری ہے کیونکہ اطلاع پانے کے بعد تاخیر میں کئی خطرات اور خدشات مضمر ہوتے ہیں۔ اور جب مامور ربانی کی طرف سے تحریک ہو۔ جس سے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے تحت عہد بیعت میں اپنا سب کچھ مال، اولاد، عزت آبرو بیچ چکے ہوئے ہوں تو اس پر مخلص عقیدتمند اور عہد بیعت پر پورے اترنے والے مرید کے لئے تاخیر یا التواء کا قطعاً کوئی جواز نہیں رہتا۔ انسان کی اپنی سوچیں کیسی اور کچھ بھی ہوں۔ مامور ربانی اپنے مرید سے یقیناً زیادہ سوچ اور فکر اور مفادات کی حفاظت کا جذبہ اور ملکہ رکھتا ہے اور مرید کا مقام صرف اور صرف سمعنا و اطعنا والا ہے۔ اور نظام وصیت میں شمولیت کرنا سمعنا و اطعنا کا زندہ ثبوت ہے۔

وصیت کے نظام میں شمولیت نہ کرنے کی دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اگر باوجود سمجھنے اور خواہش رکھنے کے وصیت کرنے سے محرومی ہے۔ تو لازماً خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایسے شخص کی کوئی کمزوری، گناہ یا بدنصیبی اس کے رستے میں حائل ہے بالعموم ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص مال کے حصول اور استعمال میں ایسا محتاط اور پرہیزگار نہیں کہ خدا تعالیٰ اس کے مال کو قبول کرے۔ اس لئے انسان اپنی محرومی کا گہرا جائزہ نہیں لیتا۔ اور وقت اس کے ہاتھ سے نکلتا جاتا ہے۔ یا بعض اوقات انسان کے بومیہ کاروبار اور کردار میں ایسے داغ دھبے ہو سکتے ہیں۔ جو اس کے رستے میں روک بنے ہوئے ہیں۔ اور انسان غفلت کا شکار ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان رات یہ ارادہ کر کے سوتا ہے کہ صبح وصیت کرے گا۔ لیکن جب صبح آتی ہے۔ تو بعض دیگر تقاضے بھی اسے پیش آ جاتے ہیں۔ جنہیں وہ ترجیح دیتا ہے۔ اور اس طرح اس کے صبح و شام نظام وصیت سے محرومی میں گزرتے رہتے ہیں۔ ایسے شخص کو اپنی فکر ضرور کرنی چاہئے کہ وہ کونسے ایسے عوامل ہیں جو مامور ربانی کی توقع پر پورا اترنے میں روک بن رہے ہیں۔ اور اس کی روحانی ترقی میں حائل ہو رہے ہیں۔ کیونکہ مامور ربانی کی اطاعت سب سے مقدم ہے۔ اور مال کا حصول اس کا استعمال یا اس سے استفادہ اپنی ذات میں جائز سہی۔ لیکن اگر یہ حالتیں مامور کی اطاعت یا توقع پہ پورا اترنے میں روک ہوں تو ایک مخلص اور سچے تابعدار کے لئے لازماً لمحہ فکریہ ٹھہرتی ہیں۔ اور ایک سچے مومن کا پاؤں دونوں پلڑوں میں ہونا ہرگز جائز نہیں۔

خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

پس ایک مخلص احمدی کا سب پر مقدم فریضہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا دونوں وجوہ کو دور کرے۔ اور وصیت کے نظام میں شمولیت کے معاملہ میں مامور ربانی کی ندا پر لبیک کہے۔

وصیت کی برکات میں یہ امر بھی ایک صداقت ہے کہ وصیت کرنے کے بعد انسان کو اپنے مال اور رزق کے بارے میں یہ فکر رہتی ہے کہ اس میں سے وصیت کے تحت خدا تعالیٰ کا حق بلا کم و کاست ادا ہو۔

اس لئے ایک طرف موصی یہ سوچتا ہے کہ اس کے مال میں ہرگز کوئی ایسی آلائش نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کو پسند یا منظور نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو صرف پاک مال ہی قبول ہوتا ہے۔ حرام یا ناپاک یا ناجائز مال اللہ تعالیٰ کے ہاں رد کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح موصی کو یہ احساس بھی شدت سے رہتا ہے کہ خدا کا حق ادا کرنے میں کسی طرح کی نہ ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے انسان اپنی کوئی کمی کوتاہی چھپا نہیں سکتا۔ پس وصیت کی یہ برکت ہے کہ موصی کی کمائی حلال اور پاک اس معیار پر ہو۔ کہ خدا تعالیٰ اسے منظور فرمائے۔ اور پھر اس میں کسی طرح کی کمی نہ ہو۔ بیشی بے شک ہو۔ بندے سے بڑھ کر اس کا حساب خدا تعالیٰ کے ہاں "آن ریکارڈ" اور محفوظ ہوتا ہے۔

وصیت کا ایک یہ پہلو بھی ہے کہ جو موصی خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ درست رکھتا ہے اور اسی کے عطا کردہ میں سے 1/10 حصہ اس کی رضا جوئی کے لئے پیش کر دیتا ہے تو اس کا یہ نذرانہ بارگاہ الٰہی میں سے اس کے بقیہ 9/10 کی حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اور اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں کہ الٰہی حفاظت کے بغیر فرد تو فرد حکومتوں اور ملکوں کی کایا پلٹتی رہتی ہے۔ معاشرہ میں انشورنس کا تصور بھی اسی سوچ سے ابھرا۔ کہ نقصانات سے انسان کو تحفظ ملے۔ لیکن اگر یہ انشورنس انسان اپنے خدا کے ساتھ ملے کرنا چاہے تو وصیت کے نظام میں اس انشورنس کی سہولت میسر ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے بڑھ کر اور کون سی انشورنس تحفظ کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ اسی خدائی انشورنس کے طفیل ہر قسم کے خطرات اور مشکلات میں سے محفوظ اور کامیاب طور پر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر احمدی کو یہ دعا اپنا معمول ٹھہرا لینا چاہئے کہ الٰہی تحفظ اور الٰہی پناہ ہر آن ہر احمدی کو نصیب رہے۔ آمین۔

وصیت کے نظام سے وابستگی کے نتیجہ میں جو تحفظ انسان کو نصیب ہوتا ہے۔ اس کا دائرہ اپنی وسعت کے لحاظ سے غیر محدود ہے۔ اس دنیا میں بھی انسان جہاں کہیں ہو۔ خدا تعالیٰ اس کے مفادات کی حفاظت فرماتا ہے۔ لیکن بعد وفات بھی خدا تعالیٰ کی حفاظت، بخشش، جنت کا نصیب ہو جانا حتمی اور یقینی ہو جاتا ہے۔ اس حتمیت کی طرف سیدنا حضرت مسیح موعود ذیل کی عبارت میں توجہ دلاتے ہیں۔

فرمایا:

"اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے

باقی صفحہ 5 پر

طارق ظفر بلوچ صاحب

ایک وضع دار انسان اور مخلص دوست

مکرم میجر (ر) نصر اللہ خان ناصر صاحب

میجر صاحب اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے۔ دوران ملازمت انہوں نے ربوہ میں ایک خوبصورت رہائش گاہ بھی تعمیر کروائی تھی اور وہ بچوں سمیت وہاں رہائش پذیر بھی ہو چکے تھے مگر جب فوج سے ریٹائر ہوئے تو میڈیکل سٹور سے متعلقہ اپنی کاروباری مصروفیات کی وجہ سے اسلام آباد جا بسے۔

میجر نصر اللہ ناصر صاحب کے ساتھ میری پہلی ملاقات 29 جون 1985ء کو چترال میں دریائے چترال کے کنارے ایک خوبصورت پہاڑی مقام پر واقع میجر سردار بہادر خان نیازی کے دفتر میں ہوئی۔ ابھی ہمیں وہاں بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اچانک دفتر کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت، بارعب اور باوردی شخصیت کمرے میں داخل ہوئی۔ میجر نیازی نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے میجر نصر اللہ سے پوچھا کیا آپ انہیں جانتے ہیں؟ ظاہر ہے جواب نفی میں تھا۔ اس کے بعد انہوں نے یہ کہتے ہوئے ہمارا تعارف کروایا کہ ان کا بھی تعلق ربوہ اور جماعت احمدیہ سے ہے۔ پھر کیا تھا۔ میں تو گویا دبستاں کھل گیا۔ اور یہ تعلق خاطر میجر نصر اللہ ناصر کی آخری سانسوں تک قائم رہا۔ نیازی صاحب کے ابتدائی اور تعارفی کلمات سے میجر نصر اللہ کی بھرپور شخصیت کا ایک یہ رخ بھی مجھ پر کھلا کہ آپ اپنی جماعتی وابستگی کو پردہ اخفا میں نہیں رکھتے تھے دوران گفتگو پتہ چلا کہ آپ کا تعلق ضلع ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ شریف اور حکانی قبیلہ سے ہے جس سے طبعی انس کا مزید ایک پہلو یہ نکل آیا کہ نہ صرف یہ کہ ہم دینی لحاظ سے ایک ہی کشتی کے مسافر تھے، بلکہ آبائی وطن سے لے کر قومی اعتبار تک بھی ہم ایک ہی نکلے۔ میں چونکہ اپنے علاقہ اور میجر صاحب کے گاؤں کے ایک بے نفس اور بے ضرر شخص محترم ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب (سابق ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر) کے نام نامی سے آگاہی رکھتا تھا اس لئے سلسلہ کلام بڑھاتے ہوئے میں نے انہی کا حوالہ دیا تو پتہ چلا کہ آپ ان کے برادر اصغر ہیں۔ اس مختصر مگر اپنائیت سے بھرپور پہلی ملاقات نے میرے قلب و ذہن پر ایک نہایت خوشگوار اور ناقابل فراموش قسم کا تاثر چھوڑا۔ اٹھنے سے قبل میجر نصر اللہ صاحب نے مجھے اور میرے ہمسفر و ہمنام طارق کو سیاحت چترال کے علاوہ وادی دروش (جہاں وہ تعینات تھے) دیکھنے کی بھی دعوت دی۔ جو ہم نے بخوشی قبول کر لی حالانکہ ہم چترال بذریعہ جہاز آئے تھے مگر میجر صاحب کی پرخلوص دعوت کے پیش نظر بذریعہ سڑک واپسی کا قصد کیا۔ ہم وقت اور تاریخ مقررہ یعنی یکم جولائی کو دروش دیلی پہنچے۔ جہاں میجر نصر اللہ صاحب نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا۔ اور بہت زیادہ خاطر مدارت بھی کی۔ اس ملاقات میں اور بھی فوجی آفیسر مدعو تھے۔ جن سے انہوں نے ہمارا تعارف کروایا۔ اور ساتھ ہی مجھ پر ادب سے دلچسپی کا "الزام" بھی لگایا۔ جس پر ایک میجر صاحب جو پنجابی شاعری کا بہت عمدہ ذوق رکھتے تھے لذت کام و دہن کے ساتھ ساتھ اپنے کلام سے بھی ہمیں شاد کام کرتے رہے۔ مجھے یاد ہے جب ہم وہاں سے رخصت ہونے لگے تو میجر صاحب نے ہمیں شمالی علاقہ جات کے بعض دیگر قابل دید مقامات کا بھی نقشہ بنا کر دیا کہ یہاں ضرور جانا۔ اور ساتھ یہ پیشکش بھی کی کہ اگر اس ضمن میں رقم وغیرہ کی ضرورت ہو تو بتاؤ۔ جس پر ہم نے ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد گویا ایک ایسا تعلق باوجود فرق رتبہ کے بڑھتا ہی چلا گیا۔ وہ میرے بزرگ بھی تھے بھائی بھی تھے اور دوست بھی۔ باوجودیکہ وہ مجھ سے نہ صرف عمر میں کسی قدر بڑے تھے بلکہ علمی نقطہ عملی اور دنیوی لحاظ سے بھی کوئی ایسی قدر مشترک نہ تھی کہ ہم میں موازنے اور مماثلت کی کوئی صورت پائی جاتی مگر پھر بھی وہ ہمیشہ برابری کا تعلق رکھتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ شستہ ادبی ذوق رکھتے تھے۔ ایک گہری اور تخلیقی انسان تھے۔ ان کے مزاج میں بھی تخلیق کا ایک عنصر بدرجہ اتم موجود تھا جس سے ان کی لطیف حس مزاح گویا سونے پر سہاگہ تھی ایسے میں شاید انہوں نے مجھ میں بھی کچھ "دریافت" کر لیا تھا اور وہ تا زندگی اپنی اسی دریافت کے سہارے اپنا بے لوث تعلق آگے بڑھاتے رہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ ان کا جب بھی ربوہ آنا ہوتا اور ان کے پاس وقت بھی ہوتا تو ضرور مجھ سے ملنے تشریف لاتے۔ اسی طرح میں بھی ان کے ہاں حاضر ہوتا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ رمضان المبارک کے اختتام پر عید کے لئے ربوہ آئے تو کچھ دنوں بعد مجھے بھی ملنے آئے مگر شومئی قسمت سے ملاقات نہ ہو سکی .... دوسری دفعہ آئے تو پھر وہی سوء اتفاق قائم رہا مگر اب کی بار ایک مختصر سا خط میرے نام چھوڑ گئے۔ میں نے خط کھول کر پڑھا تو میری "گمشدگی" کے حوالہ سے اس مفہوم کی عبارت لکھی نظر آئی .... ماہ رمضان کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے بھی گزر گئے ہیں مگر آپ ابھی تک غائب ہیں۔ اسی طرح سرائیکی ملے جلے لہجے میں وہ باتیں کرتے تو یوں لگتا جیسے ان کے اندر کوئی شہر فن آباد ہے۔ میری کوئی تحریر پڑھتے تو حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ اپنا ردعمل بھی دیتے بھلے وہ کیسی ہی کیوں نہ ہوتی۔ جس سے مجھ طفل مکتب کے اندر مزید لکھنے اور آگے بڑھنے کی امنگ پیدا ہوتی۔ 1990ء میں جب جرمنی چلا آیا تو پھر بھی بذریعہ خط و کتابت ہمارا رابطہ برقرار رہا۔ مگر پھر آہستہ آہستہ وہ اپنی مصروفیات کی نذر ہوتے چلے گئے اور میں غریب الوطنی کی۔ نومبر 1995ء میں والدہ محترمہ کے آخری دیدار کے لئے جب میں پاکستان گیا تو اطلاع ملتے ہی فوراً چلے آئے۔ اور مجھے بہت تسلی دی۔ وہ فی الواقعی ایک وضع دار اور روایت پسند انسان تھے۔ ایسے روایت پسند جو کلی بندھی رواجوں کے اسیر نہیں ہوتے بلکہ ان سے بہت ماوراء ہو کر سوچتے ہیں۔ جدت خیال سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اور جنہیں دیکھ اور مل کر انسان کے اندر بذات خود زندہ رہنے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ کینسر کا موذی مرض ان کے جسم کو چاٹ گیا۔ ورنہ وہ ابھی بہت برس اور جی سکتے تھے۔ ان کی صحت بھی قابل رشک تھی اور جام عمر بھی ابھی اتنا نہیں بھرا تھا مگر اس کے باوجود 26 جولائی 2003ء کو ان کا بلاوا آ گیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اسی طرح ان کی سوگوار بیوہ، بچوں اور جملہ افراد خاندان کو بھی صبر جمیل سے نوازے۔

جماعت میں متوازن قربانیوں کی ضرورت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے لئے مالی قربانی کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا۔

"تم یہ تو کر سکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت پیچھے کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجے کی قربانی کر رہے ہوں۔" (مطالبات صفحہ 6)

حضور کے اس پر حکمت ارشاد کی روشنی میں عہدیداروں سے درخواست ہے کہ جو افراد ابھی تک اس قربانی میں حصہ نہیں لے رہے ان کو بھی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ اختیار کریں اور ہر ذریعہ سے مؤثر ذریعہ پیار اور محبت کا ہے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو حضور جس طرح اس قربانی میں توازن دیکھنا چاہتے ہیں وہ توازن پیدا ہو جائے گا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت کے کچھ افراد انتہا درجے کی قربانی کر رہے ہیں۔ ان دریں صورت جو طبقہ اس سے محروم ہے اس کو پیار محبت سے اس قربانی میں شامل کرنے کی کماحقہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مصلح موعود کی ہدایت کے ماتحت ہر فرد کو تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ دار بنائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مکرم حبیب اللہ ظفر صاحب نیشنل سیکرٹری تحریک جدید

جرمنی میں "بیت الھدیٰ" کا سنگ بنیاد

جماعت احمدیہ Usingen کے تمام افراد 22 فروری 2004ء بروز اتوار بے حد خوش و خرم تھے کیونکہ یہ دن ان کے لئے ایک روحانی خوشی کا دن تھا۔ اس جماعت کے مرد و زن ایک عرصہ سے کوشش کر رہے تھے کہ ان کے اس قصبہ میں خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر ہو۔ اس سلسلہ میں انہوں نے طرح طرح کی قربانیاں کیں یہاں تک کہ مستورات نے اس کی تعمیر کے لئے اپنے زیور تک پیش کر دیئے۔ بالآخر 2001ء میں یہ جگہ خریدی گئی شہری انتظامیہ نے بھرپور تعاون کیا۔ اور 22 فروری 2004ء کو اس خانہ خدا کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ سنگ بنیاد کی تقریب کا وقت تو 12 بجے دوپہر مقرر تھا لیکن خدا تعالیٰ کا گھر تعمیر کرنے والے علی الصبح نماز تہجد میں خدائے بزرگ و برتر کے حضور ہدیہ تشکر پیش کر رہے تھے۔ مقامی جماعت نے ایک روز قبل ہی اس تقریب کے تمام انتظامات مکمل کر لئے تھے۔ بیت الھدیٰ Usingen کو یہ خصوصی اعزاز بھی حاصل ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو اینٹیں دعا کر کے بنیاد رکھنے کے لئے بھجوائی تھیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیر صدارت اس تقریب سعید کا پروگرام تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ مکرم عبدالکبیر صاحب ریجنل امیر Hessen-Taungs نے اس بیت الھدیٰ کے لئے جگہ کی تلاش، انتظامیہ سے منظوری جماعت کی طرف سے والہانہ مالی قربانی بالخصوص مستورات کی طرف سے زیورات کی پیش کش اور دیگر تفصیلات بیان فرمائیں۔ بعد ازاں مکرم محترم سعید احمد گیسلر صاحب نائب امیر و انچارج 100 بیوت الذکر سکیم نے مختصراً بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہش تھی کہ جرمنی میں 100 بیوت الذکر تعمیر کی جائیں۔ بیت الھدیٰ اس سکیم کا حصہ ہے اب تک جو بیوت الذکر تعمیر ہوئیں بیت الھدیٰ ان میں سب سے چھوٹی ہے تاہم اس میں 250 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اسے اگست 2004ء تک مکمل کر لیا جائے گا۔ کیونکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے کہ سال بھر میں 5 بیوت الذکر تعمیر کریں اور میں خود آ کر ان کا افتتاح کروں گا۔ انشاء اللہ۔ آپ نے آخر میں دعا کی درخواست کی کہ 5 بیوت الذکر مکمل کر کے ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو پورا کرتے چلے جائیں۔ اس کے بعد مکرمی محترمی حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ جرمنی نے مختصر خطاب فرمایا۔

آخر پر محترم امیر صاحب جماعت جرمنی نے احباب جماعت Unsingen (اوزنگن) کو مبارک باد پیش کی اور فرمایا یہ بیت چھوٹی ہے مگر اس کا مینار بڑا ہوگا۔ یہ جگہ 630 میٹر کی بلندی پر ہے۔

سب سے پہلے محترم امیر صاحب نے سنگ بنیاد میں وہ اینٹ رکھی جو حضور اقدس نے دعا کر کے بھجوائی تھی پھر محترم مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے وہ دوسری اینٹ رکھی جو حضور انور نے دعا کر کے بھجوائی تھی۔ اس پرمسرت روحانی ماحول کا لطف وہی بیان کر سکتے ہیں جو اس جگہ موجود تھے۔ جب سنگ بنیاد کی اینٹیں رکھی جا رہی تھیں تو احباب نے فرط مسرت سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور والہانہ انداز میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اظہار کیا۔

بعد ازاں مکرم ریجنل امیر صاحب Hessen Taunus نیشنل عہدیداران تینوں ذیلی تنظیموں کے سربراہان نے اینٹیں رکھیں اسی طرح ریجنل سطح پر ان تنظیموں کے سربراہوں نے۔ اس تقریب کی کل حاضری 250 نفوس پر مشتمل تھی۔ Usingen جماعت کے کل افراد بشمول بچگان 163 ہیں۔

آخر پر محترم امیر صاحب جرمنی نے پرسوز دعا کروائی۔ (اوزنگن) Usingen جماعت کی لجنات اس تقریب کے لئے خاص طور پر سموسے اور جلیبیاں گھروں سے بنا کر لائی تھیں تمام شرکائے تقریب کی ان سے تواضع کی گئی۔

2 بجے دوپہر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مجلس نابینا کی ایک تقریب

مورخہ 23 مارچ 2004ء بالائی سیکشن خلافت لائبریری میں مجلس نابینا ربوہ کے زیر اہتمام یوم حضرت مسیح موعود اور یوم پاکستان کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر نائب صدر اول مجلس نابینا نے حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ سیرت کے چند پہلوؤں پر تقریر کی مکرم عبدالحمید صاحب خلیق نے ایک دعائیہ نظم پڑھی اور مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا نے پاکستان کیلئے جماعت احمدیہ کی خدمات کے عنوان سے تقریر کی اور مکرم محمد ابراہیم صاحب عابد جنرل سیکرٹری نے ممبران کو مجلس کے ساتھ ہمہ وقت تعاون کی طرف توجہ دلائی اور تمام شرکاء کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی اور دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ پیش کیا گیا۔

ابتلاؤں، بیماریوں اور پریشانیوں کو ٹالنے کا بہترین ذریعہ دعا اور صدقات ہیں۔ مریضوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اپنے صدقات امداد نادار مریضاں کی مد میں جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 10 / اپریل 2004ء

12-10 a.m	عربی سروس
12-40 a.m	ترتیل القرآن
1-30 a.m	سوال و جواب
2-40 a.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
3-50 a.m	ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-15 a.m	حکایات شیریں
7-15 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
7-40 a.m	گفتگو
8-30 a.m	مشاعرہ
9-15 a.m	کوئز: انوار العلوم
10-15 a.m	ملاقات
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	فرانسیسی سروس
1-35 p.m	سپیشل نیوز بلیٹن
2-30 p.m	حکایات شیریں
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	گفتگو
4-10 p.m	کوئز: انوار العلوم
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-40 p.m	سپیشل نیوز بلیٹن
6-40 p.m	چلڈرنز کلاس
7-40 p.m	بنگلہ سروس
9-00 p.m	انتخاب سخن
10-30 p.m	جرمن سروس
11-30 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 11 / اپریل 2004ء

12-35 a.m	عربی سروس
1-00 a.m	چلڈرنز کارنر
2-10 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
3-10 a.m	مشاعرہ
4-10 a.m	کوئز: انوار العلوم
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
7-00 a.m	سوال و جواب
7-50 a.m	خطبہ جمعہ (نشر مکرر)
9-00 a.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
9-50 a.m	بستان وقف نو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سپیشل نیوز بلیٹن
1-40 p.m	سوال و جواب
2-40 p.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	تقریر مکرم شیخ مظفر احمد صاحب
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ
7-00 p.m	سپیشل نیوز بلیٹن (نشر مکرر)
8-00 p.m	گلشن وقف نو
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 12 / اپریل 2004ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	سپیشل نیوز بلیٹن
2-10 a.m	گلشن وقف نو
3-15 a.m	سوال و جواب
4-15 a.m	خطبہ جمعہ
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	سوال و جواب
6-30 a.m	کوئز: روحانی خزائن
7-30 a.m	فرانسیسی سروس
8-20 a.m	کوئز: خطبات امام
9-15 a.m	گلشن وقف نو
9-50 a.m	سفر ہم نے کیا
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز سروس
1-00 p.m	سفر ہم نے کیا
1-40 p.m	سوال و جواب
2-40 p.m	کوئز: خطبات امام
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	زندہ لوگ
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	جرمن سروس
10-00 p.m	فرانسیسی پروگرام
11-00 p.m	لقاء مع العرب

بقیہ صفحہ 4

ان شرائط کے پابند ہوں"

پس دنیاوی انشورنس کمپنیوں کی کیا اہمیت اور قدر رہ جاتی ہے جن کا دائرہ محدود اختیارات محدود وسائل محدود ہوتے ہیں۔ وہ بے شک ایک کاروبار تو ہے لیکن الٰہی ضمانت اور حفاظت کا رنگ ہی اور ہے اور ہر لحاظ سے Perfect ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36055 میں الماس محمود احمد ولد مرزا نور احمد ساجد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد الماس محمود احمد ولد مرزا نور احمد ساجد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 36056 میں فاتح احمد بسراء ولد چوہدری رحمت اللہ بسراء قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد فاتح احمد بسراء ولد چوہدری رحمت اللہ بسراء ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520

مسل نمبر 36057 میں قمر رشید بلوچ ولد ماسٹر رشید احمد قوم بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد قمر رشید بلوچ ولد ماسٹر رشید احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 فضل الرحمٰن ناصر وصیت نمبر 26113

مسل نمبر 36058 میں طاہر احمد ولد چوہدری مختار احمد وینس قوم جٹ وینس پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر احمد ولد چوہدری مختار احمد وینس ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 36059 میں سید عطاء الواحد رضوی ولد سید عبدالباقی رضوی قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید عطاء الواحد رضوی ولد سید عبدالباقی رضوی ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مظہر احمد وصیت نمبر 31512 گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520

مسل نمبر 36060 میں ناصر احمد مغل ولد غلام حسین قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 6-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر احمد مغل ولد غلام حسین ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مظہر احمد وصیت نمبر 31512 گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520

مسل نمبر 36061 میں مسرور احمد ولد انور حسین قوم جانڈیو پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 4-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مسرور احمد ولد انور حسین ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 فضل الرحمٰن ناصر وصیت نمبر 26113

مسل نمبر 36062 میں رانا طاہر احمد ولد رانا اختر حسین قوم راجپوت رانا پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 4-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا طاہر احمد ولد رانا اختر حسین ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مظہر احمد وصیت نمبر 31512 گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520

مسل نمبر 36063 میں مسعود احمد سلیم ولد شیخ حمید احمد قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/900 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مسعود احمد سلیم ولد شیخ حمید احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 36064 میں سیف اللہ مجید ولد عبدالمجید ماگر قوم ماگر پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 27-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سیف اللہ مجید ولد عبدالمجید ماگر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 36065 میں آصف محمود بٹ ولد خواجہ مقبول احمد قوم بٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11-11-2003

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد آصف محمود بٹ ولد خواجہ مقبول احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520

مسل نمبر 36066 میں لقمان احمد فرید ولد محمد ذوالفقار احمد قوم راجپوت رانا پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1700 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لقمان احمد فرید ولد محمد ذوالفقار احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 36067 میں ندیم احمد مبارک ولد رانا مبارک علی قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1550 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ندیم احمد مبارک ولد رانا مبارک علی ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد احمد نعیم ولد سلطان علی ریحان ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا محمد الدین ناز وصیت نمبر 18520

سورۃ اخلاص سے محبت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے سورۃ اخلاص سے محبت کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

بخاری شریف میں ایک حدیث آئی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری مسجد قبا میں امامت نماز کی کرتا تھا۔ نماز پڑھانے کے وقت جب کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا تو اس کو سورۃ اخلاص کے ساتھ یعنی پہلے سورۃ اخلاص پڑھتا اور بعد اس کے کوئی اور سورۃ یا کوئی حصہ قرآن شریف کا پڑھتا اور ہر رکعت میں وہ ایسا ہی کرتا۔ دوسرے اصحاب اس معاملہ میں اس پر اعتراض کرتے اور کہتے کہ کیا تو دوسری سورتوں کو کافی نہیں سمجھتا کہ اس سورۃ کو بہرحال ساتھ ملا ہی دیتا ہے اور بسا اوقات اسے کہتے کہ تو اس سورۃ کا بار بار ہر رکعت میں پڑھنا چھوڑ دے۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیتا کہ تمہارا اختیار ہے کہ مجھے امام بناؤ یا نہ بناؤ۔ میں تمہاری امامت چھوڑ دیتا ہوں لیکن اس سورۃ شریف کا پڑھنا ترک نہیں کر سکتا۔ لوگ اس کو دوسروں سے افضل جانتے تھے اور بہرحال اس کو ہی امام بنانا پسند کرتے تھے۔ اس واسطے یہ جھگڑا اسی طرح سے رہا۔ یہاں تک کہ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچائی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ اے فلانے تجھے کون سی بات اس سے مانع ہے کہ تو اپنے ساتھیوں کا کہنا مانے اور ہر رکعت نماز کے اندر تو نے سورہ اخلاص کا پڑھنا کس واسطے اختیار کیا ہے۔ اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مجھے یہ سورۃ پیاری لگتی ہے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا پیار کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا فقط اس کی وجہ یہی ہے کہ اس سورۃ شریف سے محبت کرنا خدا تعالیٰ کی توحید کے ساتھ محبت کرنا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 558)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم نذیر احمد ریحان عربی سلسلہ دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ میری بڑی بیٹی مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم معین الدین صاحب ساکن حیدرآباد مورخہ 21 مارچ 2004ء سول ہسپتال حیدرآباد میں عمر 48 سال وفات پا گئیں۔ ان کو کینسر کا عارضہ لاحق تھا۔ اسی روز بعد نماز ظہر بیت الظفر حیدرآباد میں خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور حیدرآباد کے مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب جماعت حیدرآباد کی کثیر تعداد نماز جنازہ اور تدفین میں شامل ہوئی۔ مرحومہ نہایت نیک، پابند صوم وصلوٰۃ صداقت شعار اور بہت سے اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کے طور پر بھی خدمات بجالاتی رہیں۔ مرحومہ نے چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں صرف بڑی دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔ احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بازیافتہ سائیکل

ایک سائیکل جائے دفتر صدر عمومی میں جمع کروایا گیا ہے جن صاحب کا ہو دفتر سے رابطہ کریں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم نسیم خان صاحب ابن خان عبداللہ خان صاحب مرحوم دارالرحمت شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے خسر مکرم چوہدری اختر احمد صاحب آف گوکھووال فیصل آباد مورخہ 26 جنوری 2004ء بروز سوموار بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے۔ آپ چوہدری محمد یعقوب صاحب مرحوم کے منجھلے بیٹے تھے۔ مورخہ 27 جنوری کو مکرم وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ گوکھووال نے نماز جنازہ پڑھائی اور فیصل آباد گوکھووال کے مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد بھی مربی صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ مرحوم انتہائی منکسر المزاج اور درویش منش انسان تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔

ولادت

مکرم سید طاہر احمد سہیل صاحب مربی سلسلہ دفتر ایم ٹی اے ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو ایک بیٹی کے بعد 30 مارچ 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نومولود کا نام ماہر احمد عطا فرمایا تھا۔ نومولود مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب آف لاڑکانہ سندھ کا پوتا اور مکرم عبدالرشید قریشی صاحب (انعام جنرل سٹور) کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو قرۃ العین، صالح، باعمر اور خادم دین وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں اور شالیمار ہسپتال مغل پورہ لاہور میں آپریشن کیلئے داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نسیم احمد صاحب و مکرمہ عالیہ نسیم صاحبہ کو مورخہ 23 مارچ 2004ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام جمیل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شمیم احمد محمود صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کا پوتا اور مکرم چوہدری محمود علی صاحب برکت ٹاؤن شاہدرہ لاہور کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند والدین کیلئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم یاسر محمود صاحب آف چنڈی دھوکھراں ضلع منڈی بہاؤالدین کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 8 مارچ 2004ء کو کینیڈا میں پہلی بچی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "بشریٰ محمود" عطا فرمایا ہے بچی بفضلہ تعالیٰ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد افضل محمود صاحب کی پوتی ہے احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم مظفر احمد منصور صاحب مربی ضلع اٹک تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بیٹے عزیزم ظہیر احمد منصور صاحب کیلگری کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8 مارچ 2004ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام دیان احمد منصور رکھا گیا ہے۔ نومولود چوہدری عبدالحکیم صاحب آف کھاریاں کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت وسلامتی اور دین ودنیا میں کامیابیوں کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح ورخصتی

مکرم قاری حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ استاذ مدرسۃ الحفظ ربوہ لکھتے ہیں۔ مورخہ 3 اپریل 2004ء بروز ہفتہ خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ مکرمہ نوید نصیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ اسلامیہ کالج اسلام نگر فیصل آباد کا نکاح ہمراہ مکرم سعید انور صاحب ابن مکرم سردار محمد صاحب دارالعلوم شرقی نور۔ ربوہ سے بعوض دس ہزار روپے حق مہر پر محترم ظفر احمد ناصر صاحب مربی ضلع سرگودھا نے نیشنل ہوٹل فیصل آباد میں پڑھا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی اس موقع پر خاکسار نے دعا کروائی۔ مورخہ 4 اپریل 2004ء کو مکرم سعید انور صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم جاوید احمد جاوید صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے کارکن مکرم محمود اللہ رشید صاحب ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالفضل غربی ربوہ بقضائے الٰہی 24 مارچ 2004ء کو وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز عشاء بیت مبارک میں ان کا جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم نے پڑھایا۔ اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ آپ نے قریباً 63 سال عمر پائی۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹی معذور ہے۔ باقی دونوں شادی شدہ ہیں۔ ان کے ایک بھائی مکرم ظفر اللہ رشید صاحب وکالت تبشیر میں کارکن ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد پال صاحب ایم اے پال ٹیلی کام سنٹر والے دارالنصر شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم گلزار احمد صاحب پال مرحوم مورخہ 28 مارچ 2004ء چھ سال بیمار رہنے کے بعد بعمر 70 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ نے بعد نماز مغرب گراؤنڈ مریم سکول دارالنصر وسطی میں پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں لائی گئی تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور مرحومہ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

نکاح

مکرم محمود احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم عطاء المنان صاحب کاشف کا نکاح مورخہ 29 مارچ 2004ء بعد نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوۃ الی اللہ نے ہمراہ مکرمہ وجیہۃ البشریٰ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مقیم لندن بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے پڑھا مکرم عطاء المنان کاشف مکرم چوہدری نذر محمد صاحب مرحوم آف اوردھاں سرگودھا کے پوتے اور مکرم چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم آف اوردھاں کے نواسے ہیں اور وجیہۃ البشریٰ مکرم چوہدری نذر محمد صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کیلئے مبارک اور خوشیوں کا موجب بنائے۔

کفالت یتامیٰ کی سعادت

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ اپنے قیام سے لے کر اب تک 725 گھرانوں کے 2635 یتامیٰ کی کفالت وخبر گیری کر چکی ہے۔ اس عرصہ کے دوران 307 گھرانوں کے 1085 یتیم بچے برسر روزگار ہوئے اور بچیاں شادی کے بعد اپنے گھروں میں آباد ہو چکی ہیں۔ 1500 سے زائد بچے اس وقت کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔ اگر ہم ان کی اچھی پرورش کریں گے اور ان کی جائز ضروریات کو پورا کریں گے تو یقیناً یہ جماعت کے مفید وجود ثابت ہونگے۔

کفالت یتامیٰ کمیٹی کی مالی معاونت آپ کے لئے اجر عظیم کا باعث ہوگی۔

(سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیات بد گندم کھاتہ نمبر 981-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 9۔اپریل 2004ء	
طلوع فجر	4:21
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:35

بقیہ صفحہ 1

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تا کہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جاسکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

الرحیم پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ بالمقابل جامعہ کنٹین ربوہ
فون آفس: 215040 رہائش: 214691

سالانہ امتحانات شروع ہونے والے ہیں
اس لئے خوب تیاری کریں اور اگر۔ رفیق دماغ
کا استعمال ساتھ جاری رہے تو رزلٹ اللہ کے فضل کے ساتھ
توقع کے مطابق ہوگا۔ بچوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے
رفیق دماغ۔ کمزور ذہن کے بچوں کو ضرور استعمال کرائیں
قیمت فی ڈبی -/25 روپے کورس 3 ڈبیاں۔
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون: 0092-4524-215045

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مد ثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

داخلے جاری
(رجسٹرڈ منظور شدہ)
الاحمد کیمبرج اکیڈمی
تعلیمی سال 2004-05 کیلئے تمام کلاسز میں محدود نشستوں پر آغاز داخلہ یکم اپریل 04 سے ہو رہا ہے
کیمپس 1 اردو میڈیم نرسری تا میٹرک۔ سائنس، کمپیوٹر سائنس، آرٹس۔ برائے طلباء وطالبات
کیمپس 2 انگلش میڈیم نرسری تا میٹرک۔ سائنس، کمپیوٹر سائنس، آرٹس۔ برائے طلباء وطالبات
ہمارے ہاں ادارے میں اعلیٰ ڈسپلن، بہترین تعلیمی ماحول، بہت اچھے نتائج۔ 52 عدد کوالیفائیڈ
محنتی اساتذہ گیارہ صد 1100 سے زائد طلبہ۔ طالبات کیلئے علیحدہ سیکشن / علیحدہ عمارت،
سائنس، کمپیوٹر سائنس کی اعلیٰ لیبارٹری۔ کمپیوٹر اختیاری مضمون کے طور پر نرسری کلاس سے
نوٹ: ہم اپنے ادارے کی بورڈ کی تمام کلاسز کے نتائج "نظارت تعلیم" کو بھجواتے ہیں۔
کیمپس 1 اردو میڈیم دارالصدر فون 212407 کیمپس 2 انگلش میڈیم دارالرحمت فون 213430

سی پی ایل نمبر 29

آپ کی روشن آنکھیں نابینا افراد کو روشنی مہیا کر سکتی ہیں

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ کاروباری سہولتیں بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکاری، وجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن الغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف ظفروال
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com